یادیں

ناولٹ

از قلم امل

یادیں
(از عمل)

مالا آئینے کے سامنے کھڑی اپنے سنہری، لمبے بالوں کا جوڑا بنا رہی تھی کہ اس نے اچانک سے اپنے گھر کے حال میں ابان کو پایا۔اس کو دیکھتے ہی اس نے فوراً سے بال اور چہرہ ڈھانپ لیا اور ساتھ ہی اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے کہنے لگی کہ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ہمارا اسلام کسی کے گھر یا کمرے میں داخل ہونے کے لیے اجازت کا حکم دیتا ہے۔اس پر ابان شرمندہ ہوا اور اس نے بلند آواز میں سوری کہا۔مالا اپنی بات کہہ کر کمرے میں داخل ہو گئی تھی لیکن ابان نے اتنے بلند الفاظ میں سوری کہا تھا کہ اسے اپنے کمرے کے بند دروازے کے باوجود بھی اس کی آواز سنی۔اس کی آواز سنتے ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی اور ساتھ ہی وہ اپنے خالہ زاد کے اکلوتے بیٹے کی نیک بیوی کے لیے اسے دعا دینے لگی۔ابان نے پورے گھر میں اپنی خالہ خو تلاش کیا لیکن انہیں نہ پایا تو دوبارہ سے مالا کے کمرے کا رخ کیا۔اس نے دروازے پر دستک دی۔مالا نے دروازہ کھولنے کی بجائے بند دروازے سے ہی جواب دیا۔جی۔اس پر ابان نے کہا کہ میری خالہ جان کہاں ہیں؟مالا نے جواب دیا کہ خالہ جان میری پھپھو کے گھر گئی ہوئی ہیں۔اس پر ابان نے کہا کہ چلیں ٹھیک ہے میں چلتا ہوں۔اس کے

جانے کے بعد مالا نے دروازہ لگایا اور دوبارہ سے اپنے بال کھول کر آئینے کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ اب اس نے اپنے لمبے بالوں کی چٹیا بنائی اور پھر دوپٹے سے حجاب کر لیا۔ ابھی وہ فارغ ہی ہوئی تھی کہ دروازے کی گھنٹی نے اسے چونکا دیا۔ اس نے اپنے عادت کے معمول کے مطابق اپنی ماما جان سے پوچھا کہ آپ کے ساتھ کون کون ہے؟ اس پر اس کی امی نے بتایا کہ آپ کی پھپھو اور ان کا بیٹا ہے۔ یہ سنتے ہی اس نے اپنے دوپٹے سے نقاب کر لیا اور دروازہ کھولا۔ مہمانوں کی خدمت کے لیے مالا کچن میں چلی گئی۔ مبشر اس کی اکلوتی پھپھو کا اکلوتا بیٹا تھا۔ مالا کو پریشانی ہو رہی تھی کہ ماما ابھی پھپھو سے مل کر آئی ہیں لیکن پھپھو اور ان کے بیٹے کو ساتھ کیوں لے کر آئی ہیں؟ اسے اس پریشانی کی وجہ سے شدید سردی میں بھی پسینہ آ رہا تھا۔ وہ تینوں ہنسی خوشی اپنی باتوں میں مشغول تھے کہ اتنے میں مالا نے دروازے پر دستک دی۔ دروازے پر دستک دیتے ہی تینوں خاموش ہو گئے، کہ شاید وہ سب یہی چاہتے تھے کہ مالا ان کی باتیں نہ سن لیں۔ دروازے پر دستک کی وجہ سے اس کی امی دروازے پر آئیں اور چائے لے کر دوبارہ اندر جا کر دروازہ بند کر لیا کیونکہ مالا کی ماما جانتی تھیں کہ وہ ان کے

درمیان نہیں بیٹھے گی۔وہ کمرے میں گئی اور دو رکعات نماز نفل ادا کی اور سجدے میں جا کر اتنا روئی کہ جیسے کبھی روئی ہی نہ تھی۔

کچھ لوگ کا ساتھ

اور ان سے منسلک

یادیں اتنی تلخ ہوتی

ہیں کہ ان کو یاد کرنا

انسان کی اذیت اور

آنکھوں میں نمی کا

باعث بنتا ہے اور

وہ ہمارے ذہن کے

ایسے حصے میں

یادیں
(از عمل)

رہتے ہیں کہ جنہیں

انسان یاد نہ بھی

کرنا چاہے تو وہ

یاد آ ہی جاتے ہیں۔

کچھ دیر بعد پھپھو اور ان کا بیٹا تو واپس چلے گئے تھے لیکن ایسا محسوس ہوتا تھا کہ مالا کی خوشیاں بھی وہ ساتھ ہی لے گئے ہیں اور اس کے ماضی کی کچھ یادیں چھوڑ گئے ہیں۔ان کے جانے کے بعد مالا اپنی بیٹی کے پاس گئی اور اسے پریشان دیکھ کر اس کے گلے لگ گئیں کہ جیسے شاید وہ اس کی اداسی کی وجہ جانتی ہوں۔گلے لگ کر روتے ہوئے کہنے لگیں کہ بیٹا تمہیں پتا ہے کہ تمہاری پھپھو گھر میں اکیلی ہی نہیں گئی تھی بلکہ تمہارے بابا بھی ساتھ گئے تھے۔مالا کہنے لگی کہ ماما جان میں جانتی ہوں کہ اسی لیے تو پھپھو اپنے بیٹے ساتھ ہمارے گھر آئیں تھیں۔اس پر ماں اپنی بیٹی سے زیادہ رونے لگ گئی اور کہنے لگی کہ میری جان میں جانتی ہوں

کہ تم اپنے پھپھو کے بیٹے کے ساتھ شادی نہیں کرنا چاہتی ہو۔ لیکن بیٹا میں کیا کروں؟ میں نے تمہارے بابا کو بہت سمجھایا ہے کہ کیا آپ بھول چکے ہیں کہ مبشر نے مالا کے ساتھ ماضی میں کیا کیا تھا؟ لیکن وہ بضد ہیں کہ میں اپنی اکلوتی بڑی بہن کو انکار نہیں کر سکتا ہوں۔ اس پر مالا نے اپنی ماں سے پوچھا کہ :

ماما جان اللہ کے اس وعدے کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے ؟

"نیک عورتوں کے لیے نیک مرد ہیں اور نیک مردوں کے لیے نیک عورتیں ہیں اور ناپاک مردوں کے لیے ناپاک عورتیں ہیں اور ناپاک عورتوں کے لیے ناپاک مرد ہیں۔"

سورت النور آیت نمبر 26

اس پر اس کی ماں آنکھوں میں نمی لیے ہوئے کہنے لگی کہ بیٹا مجھے اسی بات کا تو ڈر ہے کہ میری بیٹی پر طلاق کا دھبہ نہ لگ جائے۔ دونوں ماں بیٹی ایک دوسرے کے گلے لگ کر رونے لگ گئیں۔ روتے روتے انہیں وقت کا احساس ہی نہ

ہوا۔ دروازے پر دستک ہوئی تو دونوں نے آنسو صاف کیے کیونکہ دونوں جانتی تھیں کہ کون آیا ہے؟ مالا کے بابا آئے تھے۔ کھانا کھانے کے بعد مالا نے بہت ہمت کر کے بات کی کہ باباجی میں مبشر سے شادی کرنا نہیں چاہتی ہوں کہ اس نے میرے ماضی کو میرے لیے ایک تلخ یاد بنادیا ہے اور میں نہیں چاہتی ہوں کہ میرا حال اور مستقبل بھی میرے ماضی کی طرح میری یادداشت کا تلخ حصہ بنے۔ اس پر اس کے بابا نے پوچھا کیا کیا تھا مبشر نے تمہارے ساتھ؟ مالا روتے ہوئے کہنے لگی کہ میرے موبائل سے میری اجازت کے بغیر میری تصاویر لے کر سوشل میڈیا پر وائرل کر دیں۔ ابھی مالا کی بات مکمل ہی نہ ہوئی تھی کہ اس کے بابا نے فوراً سے اس کی بات کو ٹوکتے ہوئے کہا کہ بیٹا جب اسلام نے آپ کو تصاویر بنانے سے منع کیا ہے؟ تو آپ نے جب اسلام کے حکم کی خلاف ورزی کی تو ناکامی تمہارا مقدر بنی ہی تھی۔ اس پر انہوں نے یہ حدیث بمعہ ترجمہ تلاوت کی اور خاموش ہو گئے۔

عن عبداللہ بن مسعود قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول:

". «‹‹أشد الناس عذاباً عند اللہ المصورون

مشکاۃ المصابیح (385/2، باب التصاویر، ط: قدیمي) (الصحیح لمسلم

(1667/3)، برقم: 2107، ط: دار إحیاء التراث العربي

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "اللہ تعالیٰ کے ہاں سخت ترین عذاب کا مستوجب، مصور (تصویر بنانے والا) ہے۔

حدیث سن کر مالا کے آنسوؤں میں مزید اضافہ ہوا لیکن اس پر بھی اس نے اپنی ہمت کو سمٹتے ہوئے بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ:

باباجان میں مانتی ہوں کہ یہ میری غلطی تھی اور بہت بڑی اللہ کے حکم کی نافرمانی تھی اور اس کی سزا بھی الحمداللہ میں نے اس دنیا میں بھگت لی ہے اور الحمدللہ اللہ سے توبہ بھی کرلی ہے لیکن باباجان اس نے مجھ پر بدکردار ہونے کے ساتھ ساتھ مطلب پرست اور خودغرض ہونے کے ساتھ ساتھ بے وفا ہونے کاالزام مجھ پر لگایاہے اور اس نے نہ صرف مجھ پر الزام لگایاہے بلکہ اس نے اپنے تمام دوستوں میں ہر کسی کو میرے بارے میں غلط باتیں بھی کی ہیں۔اس کا نتیجہ یہ نکلاہے کہ یونیورسٹی کاہر لڑکا مجھے باپردہ ہونے کے باوجود بھی غلیظ نگاہوں سے دیکھتاہے۔باباجان اب بتائیے کہ میراکیاقصور تھاکہ مجھ پر بدکردار ہونے کاالزام لگایاجاتا؟اس پر بابانے کہاکہ حضرت عیسی علیہ السلام کی بغیر باپ کے پیدائش پر بھی لوگوں نے حضرت مریم علیہ السلام پر الزامات لگائے تھے۔اس پر مالا کہنے لگی کہ ان پر الزامات لگے تھے تو ان کے اپنے بیٹے نے ان کے حق میں بول کر گواہی دی تھی۔لیکن افسوس کہ میرے اپنوں خصوصا دوہی اپنے تھے لیکن ان میں سے بھی اس وقت ایک میرے خلاف تھا۔ان کے خلاف ہونے پر بھی مجھے بہت دکھ ہواتھاکہ لیکن افسوس تو تب ہواجب میرے

ہی اپنوں نے مجھ پر الزام لگانے والوں کے حوالے کرنا مجھے پسند کیا۔اس پر وہ زار و قطار رونے لگی۔اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی۔مالا رونے میں اس قدر مگن تھی کہ اسے علم ہی نہ ہوا کہ دروازے پر دستک ہوئی ہے۔پھر جب اس نے خالہ جان کو دیکھا تو اسے احساس ہوا کہ ان کے پیچھے بھی کوئی ہے۔اس پر ان نے خالہ کو سلام کیا اور خود کمرے میں بھاگ گئی۔مالا کے خالہ،خالو اپنے اکلوتے بیٹے کے ساتھ تشریف لائے تھے۔شاہد وہ کسی خاص مقصد کے تحت تشریف لائے تھے لیکن وہ مالا کو روتا ہوا دیکھ کر پریشان ہو گئے اور سب مالا کے والدین کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگے۔

ابان نے ہمت کی اور اپنی خالہ جان سے پوچھا کہ خالہ جان مالا کیوں رو رہی ہے ؟اس پر مالا کے والدین بھی پریشان ہو گئے۔مالا کے بابا نے کہا کہ بیٹا کچھ نہیں ہوا۔اس پر بھی ابان اور اس کے والدین کو تسلی نہ ہوئی تو ابان کی ماں نے اپنی بہن سے کہا کہ میری پیاری بہن سنو!کہ ہم یہاں کسی خاص مقصد کے

تحت آئے ہیں اور اگر آپ ہمیں سب حقیقت نہیں بتائیں گی تو ہمارا مقصد کیسے پورا ہو گا؟ اپنی بہن کی یہ بات سن کر مالا کی ماں مزید پریشان ہو گئی کہ نہ جانے میری بہن کس مقصد کے تحت آئی ہے؟ مالا کے بابا نے کہا کہ جی بہن جی بتائیے کہ آپ کس مقصد کے تحت آئی ہیں؟ اس پر ابان کے والد نے کہا کہ دیکھیں بھائی جان! آپ کی بیٹی کو ہم اپنی بیٹی بنانا چاہتے ہیں۔ اس پر مالا کی ماں تو دل ہی دل میں خوش ہوئی لیکن مالا کے بابا حیرت زدہ ہو گئے۔ مالا کے بابا نے بات ٹالنے کے لیے کہا کہ ہماری بیٹی ابھی پڑھ رہی ہے اور ابھی اس کے آخری سمسٹر کے تین ماہ رہتے ہیں۔ اس پر ابان بولا کہ خالو جان! ہمیں علم ہے اسی لیے تو ہم ابھی آئے ہیں کہ تین ماہ میں شادی کی تیاریاں بھی مکمل ہو جائیں گی اور مالا کی پڑھائی بھی۔ اس سے پہلے کہ مالا کی ماں کچھ بولتی۔ مالا کے بابا کہتے کہ ہمیں وقت چاہیے اور ہم آپ کو کچھ دنوں تک ان شاءاللہ خود ہی بتا دیں گے۔ ابان اور اس کے والدین نے اس وقت وہاں سے جانے کو ترجیح دی اور اجازت طلب کر کے وہ چلے گئے۔ دوسری طرف مالا نے کمرے میں آتے ہی نماز عشاء ادا کی اور دعا مانگتے مانگتے رونے لگی۔ اسے علم ہی نہ ہوا کہ وہ روتے روتے کب سو گئی؟

مالا اپنے گھر میں ابان اور اس کے والدین کے درمیان ہونے والی گفتگو سے بے خبر تھی۔ مہمانوں کو رخصت کرنے کے بعد مالا کی ماں مالا کے کمرے میں آئی تو اسے جائے نماز پر سوتا ہوا پایا۔مالا کی ماما نے اسے اٹھایا اور کہا کہ بیٹا بستر پر سو جاؤ۔اس پر مالا اٹھی اور اپنی ماں سے کوئی بھی بات کیے بغیر بستر پر دوبارہ سو گئی۔مالا کی ماں اپنے کمرے میں آئی جہاں پر ان کے شوہر شاید ان کا انتظار کر رہے تھے۔ جیسے ہی وہ اپنے بستر پر لیٹی ان کے شوہر نے انہیں جھٹ سے کہا کہ اپنی بہن کو خود ہی انکار کر دینا اور مالا سے یہ بات کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔مالا کی ماں نے کچھ بھی نہ کہا اور دونوں کچھ دیر خاموش رہے اور پھر سو گئے۔دوسری طرف مالا تہجد کے وقت اٹھی۔اس نے وضو کیا اور نماز تہجد ادا کرنے کے بعد پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔اس کی زبان سے دعا کے لیے کچھ بھی ادا نہ ہوا۔وہ فقط اتنا ہی کہہ پائی کہ میرے پیارے اللہ جی ! مجھے اپنا نیک، فرمانبردار اور پاک ہمسفر عطا کرنا جو کہ مجھ سے زیادہ آپ سے محبت کرتا ہو۔وہ بہت روئی کہ اسے وقت کا اندازہ تب ہوا جب اذان نے اپنے کانوں میں فجر

کی اذان سنی۔اس نے نماز فجر ادا کی اور تلاوت قرآن پاک کے لیے قرآن کھولا۔اس کی پہلی نظر جس آیت پر پڑی اس کا ترجمہ یہ تھا:

"تم ہر گز نیکی کو نہیں پہنچ سکو گے جب تک تم راہ خدا میں اپنی محبوب ترین چیز کو قربان نہ کرو، بے شک اللہ اسے خوب جاننے والا ہے۔"

سورت آل عمران آیت نمبر 92

اس پر فوراً اس کے ذہن میں آیا کہ اللہ جی آپ مجھ سے کون سی محبوب چیز کی قربانی چاہتے ہیں؟ ساتھ ہی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

____

مالا سوچنے لگی کہ اس کی زندگی میں اس کی محبوب ترین چیز کیا ہے؟ اسے احساس ہوا کہ اس کے والدین ہی اس کے لیے سب سے زیادہ قیمتی ہیں۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی کہ اللہ تعالیٰ میرے والدین ہی ہیں میرے لیے سب کچھ

اور پلیز ان کا سایہ مجھ پر ہمیشہ سلامت رکھنا۔اس کے بعد اس نے دوبارہ سے قرآن کو بند کر کے ایک دفعہ کھولا تو اس کے سامنے جو آیت آئی وہ یہ تھی:

"لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَا ؕ"

ترجمہ:

"اللہ کسی جان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا ہے۔"

سورت البقرہ آیت نمبر 286

اس آیت نے اسے تسلی دی اور وہ پر سکون ہوئی۔اس کے بعد اس کی ماما اس کے کمرے میں آئیں اور اسے ناشتے کے لیے بلایا۔ کھانے کی میز پر کھانا کھانے کے بعد مالا نے ہمت کر کے پوچھا کہ ابا جان آپ نے مجھے رات والی بات کا جواب نہیں دیا۔اس پر اس کے بابا نے کہا کہ بیٹا میرا فیصلہ حتمی فیصلہ ہے اور میں اپنی بہن کو انکار نہیں کر سکتا ہوں۔اس کے ساتھ انہوں نے اسے یہ کہہ کر احساس دلایا کہ جب تم نے شرعی پردہ کیا تھا تب بھی میری تمہاری وجہ سے اپنی بہن

سے تین ماہ کے لیے ناراضگی رہے تھی لیکن میں اب اسے ناراض نہیں کر سکتا ہوں۔مالا اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔اس کے بابا بھی دفتر چلے گئے۔مالا کی ماں اپنی بیٹی پاس آئی۔ماں کو دیکھتے ہی مالا اپنی ماں کو اپنے پردہ کے سفر کی یادیں سنانے لگی کہ ماما جی تب بھی پھپھو نے مجھے کہا تھا کہ یہ اس پر چند دن کا جنون سوار ہوا ہے خود ہی اتر جائے گا۔لیکن جب بعد میں انہیں پتا چلا کہ میں نہیں چھوڑنے والی تو تب جاکر انہوں نے تین ماہ بعد بابا سے صلح کی۔آپ خود بتائیں کہ اس میں میرا قصور تھا یا پھپھو کا؟اس کی ماں آنکھوں میں نمی لیے ہوئے بولی کہ بیٹا میں جانتی ہوں تمہارا ماضی تلخ یادوں سے بھرا ہوا ہے۔لیکن اللہ کے وعدے کو یاد رکھو جو کہ قرآن میں کیا ہے:

"وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی ؕ"

ترجمہ:

اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔"

سورت الضحی آیت نمبر 5

اپنے پیارے اللہ کے اس وعدے کو سن کر مالا کے چہرے پر مسکان آگئی۔

تین ماہ کا عرصہ گزر گیا کہ مالا کی پڑھائی بھی مکمل ہو گئی اور اس کی شادی کا دن بھی قریب آگیا۔مالا اور اس کی ماں نے اس عرصے کے دوران مالا کے بابا کی ہر بات کو سر تسلیم خم کیا اور دنوں نے ہمیشہ اللہ کی ذات پر بھروسہ رکھا اور اب وہ دونوں بھی مالا اور مبشر کی شادی کے لیے مجبوراً مان ہی گئی تھیں۔جمعہ کے دن مالا اور مبشر کا نکاح تھا۔گھر میں سب کچھ سادگی سے طے پایا تھا کیونکہ مالا کے بابا کو اپنی بیٹی کا وہ وعدہ یاد تھا کہ باباجان میری شادی جس سے بھی ہو اور جب بھی ہو اس میں خلاف شریعت کوئی بھی کام نہیں ہونا چاہیے۔آج مالا اپنے گھر میں سب تیاریوں کو اسلام کے مطابق دیکھ کر رونے لگی کہ وہ کتنا خوبصورت بچپن تھا جب وہ اپنے ماں باپ کے سائے میں شہزادیوں کی طرح راج کیا کرتی تھی لیکن آج وہ اس گھر سے رخصت ہو جائے گی۔اسے اپنی رخصتی کا دکھ نہیں تھا

بلکہ اسے سب سے زیادہ دکھ تو اس بات کا تھا کہ اب اسے اپنی ساری زندگی ان لوگوں کے ساتھ گزارنی ہے جو کہ اس کی ماضی کی یادوں کا تلخ حصہ تھے۔آج مالا صبح سے بات بات پر رورہی تھی۔اس کے تمام رشتہ دار بھی آچکے تھے۔مالا آج جس بات پر سب سے زیادہ روئی وہ اس کا یہ ڈر تھا کہ کہیں اس کی پھپھو اور ان کا بیٹا اس سے حکم خداوندی کی خلاف ورزی کرنے کو نہ کہہ دیں۔سب انتظامات مالا کے بابا نے الحمداللہ اچھے سے کر لیے تھے۔ برات آچکی تھی۔

برات میں صرف پندرہ افراد تھے۔مالا کے بابا اور مالا کے خالو اور ابان نے ان سب کا استقبال کیا۔شادی میں مالا کے کہنے پر بہت کم لوگ تھے۔ صرف قریبی لوگ ہی تھے۔انہوں نے برات کے لیے بھی بہت کم افراد کو لانے کا کہا تھا اور کہا تھا کہ آپ دعوت ولیمہ میں اپنی مرضی سے جسے چاہے مدعو کر لیں۔ برات کے استقبال کرنے کے بعد کچھ دیر بعد ہی نکاح کے لیے مبشر سے دستخط کروا کر نکاح خواں اور گواہ مالا کے پاس تشریف لے آئے۔ لیکن مالا ان سب میں اپنے بابا کو نہ پا کر پریشان ہوئی اور بضد ہوگئی کہ میں اپنے بابا کی موجودگی میں ہی

دستخط کروں گی۔مالا کے بابا کی تلاش شروع کر دی گئی لیکن کسی کو بھی علم نہ تھا
سوائے چند براتیوں کے وہ کہاں تھے اور کس حال میں تھے؟

مالا کی ماما کو مالا کی پھپھو نے بتایا کہ ان کے شوہر کو خون کے کینسر کی تشخیص
ہوئی ہے اور وہ ہسپتال میں انتہائی تشویش ناک حالت میں ہیں۔پیاری بھابھی
ہمیں آپ کے ساتھ اور تعاون کی بہت ضرورت ہے۔ براہ مہربانی آپ ہمارا
ساتھ دیں۔مالا کی ماں نے اپنی بیٹی کو سب کچھ بتایا جس پر مالا نے ماما کے ساتھ
پھپھو گھر چلنے کا ارادہ کر لیا۔دونوں مالا کی پھپھو گھر پہنچ گئیں۔مالا کو پھپھو نے
گلہ لگایا اور کہنے لگی کہ بیٹا جب تمہارے پھوپھا کو خون کے کینسر کی تشخیص ہوئی
تو مجھے فوراً تمہاری بات یاد آئی کہ:

"اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے۔"

مالا بیٹا میں نے اور مبشر نے جو تمہارے بابا کی جائیداد سے حصہ لیا تھا۔ وہ سب علاج پر خرچ ہو گیا اور اب تمہارے پھوپھا کا کاروبار بھی تباہ ہو گیا ہے۔ ہمارے گھر میں فاقوں تک نوبت آ گئی ہے۔ اب تمہارے پھوپھا کے علاج کے لیے پیسے بھی نہیں ہیں۔ مجھے احساس ہو چکا ہے کہ حرام میں برکت نہیں ہوتی ہے۔ میں نے تمہارے ساتھ بہت غلط کیا ہے۔ اور آج میں غلط کرنے کا بدلہ اٹھا رہی ہوں کہ میرا بیٹا غلط میں پڑ چکا ہے اور اپنے ماں باپ کی اسے کوئی فکر نہیں ہے اور باپ گھر بیمار پڑا ہے کہ علاج کے لیے پیسے نہیں ہیں لیکن بیٹے کو کوئی پرواہ نہیں ہے۔ ڈاکٹروں نے بھی جواب دے دیا ہے۔ اتنے میں ڈاکٹر کے آنے کا وقت ہو جاتا ہے اور ڈاکٹر آ جاتا ہے لیکن جیسے ہی ڈاکٹر چیک اپ کرتا ہے تو وہ انتہائی افسوس کے ساتھ مالا کی پھپھو کو خبر دیتا ہے کہ آپ کے شوہر کا انتقال ہو چکا ہے۔ یہ خبر سنتے ہی پھپھو بے ہوش ہو جاتی ہیں۔ گھر میں باپ کی لاش پڑی ہے اور ماں بے ہوش ہو کر ہسپتال میں پڑی ہے لیکن بیٹے کو کچھ والدین کی خبر نہیں ہے۔ مالا اپنی پھپھو ساتھ ہسپتال جاتی ہے اور مالا کی ماں مالا کی پھپھو کے گھر آنے والوں کے ساتھ افسوس کرنے کے لیے گھر ہی ہوتی ہے۔ مالا کی پھپھو کی حالت

زیادہ سے زیادہ خراب ہوتی جارہی تھی۔انہیں ڈاکٹر سے اجازت لے کر کچھ گھنٹوں کے لیے گھر لے جایا جاتا ہے کہ وہ اپنے شوہر کا منہ دیکھ لیں لیکن انہیں خود کی صورت ہی نہیں تھی۔مالا کے پھوپھا کو سپرد خاک کیا گیا لیکن ان سب کے دوران بیٹا گھر سے بے خبر تھا۔اس کے بعد پھپھو کو دوبارہ ہسپتال داخل کر دیا گیا اور وہ تین دن سے ہسپتال میں زیر علاج تھیں لیکن ان کی طبیعت میں بہتری نہیں آرہی تھی۔وہ بیماری کی حالت میں اپنے بھائی اور شوہر کو یاد کرتی رہتی تھی اور اپنے بیٹے کی ہدایت کی دعا کرتی رہتی تھی۔مالا اور اس کی ماں ہسپتال کے کمرے میں مالا کی پھپھو پاس ہی تھیں کہ دروازے پر دستک ہوئی۔تینوں حیران ہوئی کہ اس وقت ملاقات کے لیے کون آیا ہے؟

دروازے پر دستک ہوئی اور مبشر اپنی ماں کو دیکھنے کے لیے ہسپتال آیا تھا اور اس نے ماں کی حالت پوچھنے کی بجائے گستاخانہ انداز میں پوچھا کہ ابا کہاں ہیں ؟مجھے پیسے لینے ہیں ان سے۔میں گھر سے ہو کر آیا ہوں وہ گھر نہیں ہیں۔اس پر

مالا کی پھپھو نے کہا کہ بیٹا تمہارے ابو جان اس دنیا سے جا چکے ہیں۔ تم نے ان کے پیسوں پر جتنی آئش کرنی تھی کرلی۔ اگر اب ضرورت ہے تو خود کما لو۔ میری مالا بیٹی میری خدمت کے لیے کافی ہے۔ اسے مالا کا نام سنتے ہی اور اپنی ماں کے دل میں اس کی محبت دیکھتے ہی غصہ آگیا اور وہ ہسپتال سے واپس چلا گیا۔ بیٹے کی بے رخی دیکھ کر ماں کی حالت مزید بگڑ گئی۔ مالا کی پھپھو کے سینے میں درد ہونے لگا۔ مالا کی پھپھو کی حالت پریشانی کی وجہ سے مزید خراب ہوتی جا رہی تھی کیونکہ ڈاکٹر نے ان کے سامنے پریشانی والی بات سے منع کیا تھا کیونکہ ان کی یہ حالت بھی شوہر کی وفات کے صدمے کی وجہ سے ہی ہوئی تھی۔ مالا نے اپنی پھپھو کے علاج کے لیے ذرہ بھی کمی نہ کی تھی لیکن ڈاکٹر نے جواب دے دیا تھا اور گھر لے جانے کا کہا تھا۔ مالا اپنی پھپھو کو لے کر گھر آگئی تھی۔ اسی طرح تین دن وہ بیماری کی حالت میں گھر پڑی رہیں اور تین دن سے ان کا بیٹا گھر نہیں آیا تھا۔ وہ ہر وقت بیٹے کی ہدایت کی دعا کرتی رہتی اور مالا سے معافی مانگتی رہتی۔ آج تین دن بعد ان کا بیٹا گھر آیا اور نہایت غصے سے ماں کی حالت کی پرواہ کیے بغیر ماں سے پیسوں کو مطالبہ کرنے لگا۔ اس پر ماں نے جواب دینے

کے لیے بولنے کی کوشش کی جس پر فقط ہونٹ ہلے لیکن الفاظ ادا نہ ہو سکے۔ مالا نے فوراً ڈاکٹر کو بلایا۔ ڈاکٹر نے مالا کو ان کی پھپھو کے انتقال کی خبر سنائی۔ بیٹے نے جب اپنی ماں کے انتقال کی خبر سنی تو اسے احساس ہوا کہ اس سے سب کچھ چھین لیا گیا ہے۔ مالا نے اپنے سب رشتہ داروں کو اپنی پھپھو کی وفات کی افسوسناک خبر سنائی۔ اس دفعہ اپنی ماں کے جنازے میں مبشر شامل تھا۔ ان کو سپرد خاک کرنے کے بعد مبشر مالا سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ میری ماں کی وراثت سے مجھے حصہ دو۔ مالا نے جواب دیا کہ آپ کے والدین کی وراثت ان کے جیتے جی ہی ختم ہو گئی تھی اور میں نے اپنی پھپھو کا علاج ان کے بھائی کے پیسوں سے کروایا ہے اور صرف یہ گھر اب تمہارا ہے جس سے ہم کل دیگر رسومات ادا کر کے چلے جائیں گے۔ مالا کی بات نے مبشر کے غصے میں اضافہ کیا اور وہ گھر سے چلا گیا۔ وہ گھر سے نکل کر سیدھا پراپرٹی ڈیلر کے پاس گیا جہاں پر اس نے تین لاکھ میں اپنے گھر کا سودا کیا۔ ابھی مالا اور اس کی ماما پھپھو گھر ہی تھے کہ پراپرٹی ڈیلر آکر گھر کو دیکھنے لگے۔ اس پر مالا اور اس کی ماں اپنے گھر میں واپس چلے گئے اور وہ دونوں گھر آکر بہت روئی کہ ان کے سارے سہارے چھین لیے

گئے اور ان کے پیارے بابا اور ان کی بہن اور بہن کا شوہر ہمیں چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے جا چکے ہیں۔اب ہم دونوں کو ہی مل کر اپنی زندگی صبر کے ساتھ گزارنی ہے۔دوسری طرف مبشر نے گھر کا سودا تو کر لیا تھا لیکن اب اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ اب خود کہاں رہے؟وہ اسی حالت میں تھا کہ اسے ایک کال آئی جسے سنتے ہی وہ رونے لگا۔

مالا ابھی تیار بھی نہ ہوئی تھی لیکن اس نے عبایا پہن رکھا تھا اور اپنے حجاب سے نقاب کیا ہوا تھا۔اسی حال میں وہ اٹھی اور اپنے بابا کو تلاش کرنے لگی۔اتنے میں وہ اپنی ماں کے پاس پہنچی جو کہ رو رو کر نڈھال ہو چکی تھی۔مالا نے اپنی ماما سے رونے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ مبشر کچھ دیر پہلے میرے پاس آیا تھا اور مجھے کہنے لگا کہ اپنے شوہر کو کہو کہ اپنی آدھی جائیداد اپنی بیٹی کے نام کر دیں اور آدھی جائیداد اپنے داماد کے نام کر دیں۔اس کی یہ بات سنتے ہی میں نے اسے فوراً انکار کر دیا۔اس پر وہ غصے سے چلا گیا۔مجھے لگتا ہے کہ تمہارے بابا کو اس کے

ہی کچھ کیا ہے کیونکہ وہ تم سے شادی نہیں کرنا چاہتا تھا بلکہ وہ تو تمہارے بابا کی جائیداد ہڑپنے کے چکر میں تھا۔ اس پر دونوں ماں بیٹی رونے لگی کہ مالا کی ماں کا فون بجا۔ اس نے فوراً اٹھایا اور فون کرنے والے نے بتایا کہ میں ہسپتال سے بات کر رہا ہوں۔ آپ نذیر احمد کی بیوی بات کر رہی ہیں۔ مالا کی ماں نے روتے ہوئے تصدیق کی۔ اس پر انہیں بتایا گیا کہ ان کو کسی روڈ ایکسیڈنٹ میں شدید چوٹیں لگی ہیں جس کی وجہ سے انہیں ہارٹ اٹیک آیا ہے۔ ان کی حالت بہت نازک ہے۔ آپ فوراً ہسپتال پہنچیں۔ مالا کی ماں نے سب کچھ مالا کو بتایا اور فورا جھٹ سے ڈرائیور کے ساتھ ہسپتال پہنچ گئیں۔ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ مالا کے والد محترم زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ ڈاکٹر نے صرف دعاؤں کا کہا ہے۔ لیکن کچھ دیر بعد انہیں ملنے دیا جاتا ہے کیونکہ مالا کے والد محترم اس سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ مالا جا کر اپنے والد محترم کے گلے لگ کر رونے لگی کہ بابا آپ مجھے بتائیں یہ سب کس نے کیا؟ اس پر مالا کے بابا کہتے کہ بیٹا مجھے مبشر نے اپنے کسی رشتہ دار کے ساتھ پھولوں کے گلدستے لینے کے لیے بھیجا۔ میں نے کہا کہ داماد کی بات مان لوں۔ میں ابھی کچھ دور ہی پہنچا تھا کہ سامنے سے

ایک ٹرک آیا اور میں نے بہت کنٹرول کیا لیکن اس نے زبردستی میری گاڑی پر ٹرک چڑھا دیا۔ ساتھ والا رشتہ دار تو موقع پر ہی وفات پا گیا اور میری حالت ہارٹ اٹیک سے مزید بگڑ گئی ہے۔ مالا کی ماں نے اپنی اور مبشر کی ہونے والی گفتگو سنائی۔ اس پر مالا کے بابا رونے لگ گئے اور مالا کے گلے لگے اور کہنے لگے کہ بیٹی مجھے معاف کر دوں۔ میں نے تمہاری بات نہ مان کر تمہارے ساتھ غلط کیا ہے۔ مجھے علم نہیں تھا کہ میری بہن اپنے بیٹے کے ساتھ مل کر مجھے یوں دھوکہ دے گی۔ ان کی ابھی یہ بات مکمل نہ ہوئی تھی کہ سانس میں دشواری ہونے لگی۔ مالا نے ڈاکٹر کو بلایا۔ انہوں نے گھر والوں کو کمرے سے باہر بھیج دیا۔ پانچ منٹ بعد ڈاکٹر نے مالا کے بابا کی موت کی خبر دی۔ مالا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ ایمبولینس میں لاش کو گھر پہنچایا گیا۔ گھر میں موجود تمام رشتہ دار نذیر احمد کی لاش کو دیکھ کر رونے لگے۔ اتنے میں مالا بھی گاڑی سے اتری اور سب رشتہ داروں کے سامنے بلند آواز سے کہنے لگی کہ میرے پیارے عزیزو! یہ جو میری پھپھو اور ان کا بیٹا مبشر ہے انہوں نے میرے بابا کو پہلے جال میں پھنسایا اور مجھ پر بدکردار ہونے کے الزامات لگائے اور پھر رشتہ بھیج دیا کہ آپ کی بیٹی کو کون

قبول کرے گا؟ میں اپنی بھتیجی کو قبول کرتی ہوں۔ میرے بابا اپنی بہن کی محبت میں ان کے منافقانہ چہرے کو نہ دیکھ سکے۔ اور ان کی موت بھی ان کی سازش کا ہی حصہ تھا کیونکہ میری پھپھو اپنے بھائی کی جائیداد لینا چاہتی تھی۔ مبشر نے آج ہی میری والدہ کو بھی ڈرایا دھمکایا اور افسوس کہ ان کے انکار پر انہوں نے میرے بابا کی موت کے لیے حادثے کا ہربہ استعمال کیا۔ میں مالا نذیر اپنے بابا کی جائیداد کا آدھا حصہ اپنی پھپھو کو دیتی ہوں اور ساتھ ہی اپنے بابا کا خون معاف کرتی ہوں لیکن میری پھپھو اور ان کے بیٹے کے لیے میرے آخری الفاظ یہ ہیں کہ:

"یاد رکھیے گا کہ خدا کی لاٹھی بے آواز ہے۔"

اس کے بعد مالا نے حوصلہ اور صبر سے کام لیا اور پھر اپنے بابا کی لاش کو الوداع کیا اور انہیں سپرد خاک کر دیا گیا۔

تم میرے حوصلے اور ہمت کی بات نہ کرو یارو

میں نے انہیں الوداع کہا ہے جو میرا حوصلہ تھے

اس کے بعد تمام رشتہ دار اپنے گھروں کو چلے گئے۔اس کے بعد مالا بہت روئی کہ ماما آج تو آپ نے مجھے رخصت کرنا تھا۔ لیکن خدا کو یہ منظور نہ تھا۔ پھر اس نے اپنی ماما کو بتایا کہ میں نے تین ماہ پہلے پڑھا تھا کہ

"اللہ چاہتے ہیں کہ میں اپنی محبوب چیز کو قربان کروں۔"

ماما آج مجھ سے میرے محبوب بابا کی قربانی لے لی گئی۔ دونوں بہت روئی اور روتے روتے سو گئیں۔اسی طرح ان دونوں ماں بیٹی نے صبر کرنا سیکھ لیا تھا۔اب وہ دونوں ایک دوسرے کی زندگی تھے۔اب کبھی کبھی مالا کی خالہ آجایا کرتی تھیں اور ان دونوں کے ساتھ مالا کے بابا کی اچھائیاں کرتیں اور پھر تینوں مل کر رونے لگ جاتیں۔ لیکن مالا کے بابا کی وفات کے بعد اس کی پھپھو کبھی ان کے گھر نہ آئی تھیں نہ کبھی ان کی کال آئی تھی۔آج مالا کے بابا کی وفات کے تین ماہ بعد اس کی پھپھو کی کال آئی تھی۔مالا کی ماما نے کال اٹھائی اور اپنی نند کو روتا ہوا دیکھ کر پریشان ہوئیں۔

کال کرنے والے نے بتایا کہ مبشر آپ نے جس کے ساتھ اپنے گھر کا سودا کیا ہے وہ ایک فراڈ کرنے والا آدمی ہے۔وہ پہلے ہی بہت سے لوگوں کے پیسے کھا چکا ہے۔اب اس نے آپ کے گھر کو آپ سے خرید کر بغیر کاغذات کے آگے بیچ دیا ہے اور آپ کو آپ کے گھر کے پیسے بھی نہیں دیے ہیں۔اب مالک مکان کہتے ہیں کہ ڈیلر نے انہیں بتایا ہے کہ مبشر نے انہیں گھر کے کاغذات نہیں دیے ہیں۔اب پراپرٹی ڈیلر نے بھی آپ کے خلاف ثبوت دیا ہے کہ آپ نے مکان کے جعلی کاغذات دیے ہیں۔آپ پر مقدمہ درج کر دیا گیا ہے۔پولیس آپ کی تلاش میں ہے۔ابھی کال بند ہی ہوئی تھی کہ پولیس نے اسے تلاش کر لیا۔پولیس نے مبشر کو پکڑا اور اسے جیل میں ڈال دیا۔دوسری طرف خاندان کے کسی فرد سے مبشر کا رابطہ نہ تھا اور نہ ہی کسی کو علم تھا کہ وہ اب کس حال میں ہے اور کہاں ہے؟اس کا کوئی مخلص دوست بھی نہ تھا کیونکہ اس کے سارے دوست اس کی طرح خود غرض اور مطلبی تھے۔جیل میں مبشر کو بہت

مار پڑی۔اب اسے احساس ہوا کہ والدین ہی بہت قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں۔ان کے ہوتے ہوئے میں نے زندگی میں ان کی قدر نہ کی۔اگر آج وہ زندہ ہوتے تو مجھے یہ غلط قدم اٹھانے سے روکتے۔افسوس مجھ پر کہ میری وجہ سے میرے والدین کی دولت میں برکت نہ ہوئی۔میں نے مالا پر بھی مفاد کے تحت بدکردار ہونے کا الزام لگایا۔اسے چھ مہینے کی قید ہوئی تھی۔اسے اس دوران اپنی کی گئی تمام غلطیاں بہت یاد آئیں اور وہ اس دوران اللہ سے توبہ کرکے اس کا فرمانبردار بندہ بن گیا۔اس نے پانچ وقت کی نماز بھی شروع کردی اور اب وہ قرآن حفظ کرنے لگا تھا۔اس نے جیل کے دوران خود کو ماضی کی تلخ یادوں سے نکال لیا تھا۔۔۔۔

دوسری طرف مالا اور اس کی ماں نے بھی خود کو مضبوط بنا لیا تھا۔مالا نے اب ایم۔فل میں داخلہ لے لیا تھا۔اب وہ اپنی پڑھائی کی طرف توجہ دیتی تھی لیکن اب بھی اس کے ابا جان اور پھپھو اور پھوپھا اس کی یادوں کا حصہ تھے۔مبشر کی چھ ماہ بعد رہائی سے ایک دن پہلے کوئی اس سے ملاقات کے لیے آیا تھا۔وہ بہت

حیران ہوا کہ مجھ سے چھ ماہ تک تو کوئی ملاقات کے لیے نہ آیا اور اب آخری دن سے پہلے کس کو میری یاد آگئی تھی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مالا اپنی ماں کے ساتھ مبشر سے ملنے آئی تھی۔ شاید مبشر کو انتظار تھا کہ مالا آجائے اور وہ اس سے معافی مانگ لے۔ مالا کو دیکھتے ہی مبشر نے نظریں جھکا لیں اور مالا کے سلام کا جواب دیا۔ مالا کی ماں نے کہا کہ بیٹا ہمیں تو آج ہی تمہاری حالت کی خبر ملی تو ہم فوراً چلے آئے۔ اس پر مبشر نے کہا کہ پیاری ممانی جان مجھے علم ہو چکا ہے کہ والدین ہی اولاد کے لیے سب کچھ ہوتے ہیں۔ ان کے بعد کوئی بھی اپنا نہیں ہوتا ہے۔ مجھے کسی سے کوئی شکوہ نہیں ہے۔ بس ہو سکے تو میرے ماضی کی یادوں کو مجھ سے جدا کر دیجئے کیونکہ اب وہ مجھے جینے نہیں دیتی ہیں کہ تم نے جیتے جی اپنی جنت کی قدر نہ کی۔ پھر مالا کو مخاطب کر کے کہنے لگا کہ میں آپ سے معافی مانگتا ہوں اور تہہ دل سے شرمندہ ہوا۔ میں اپنے اللہ سے معافی مانگ چکا ہوں اور وہ تو غفور ورحیم ہے وہ معاف کر دیتا ہے اور وہ بندے کو

اس کے ماضی کا طعنہ نہیں دیتا ہے۔آپ بھی اس رحمن کی بہت ہی خوبصورت مخلوق ہیں جو کہ اپنے خوبصورت اخلاق سے دوسروں کے دلوں میں گھر کرلیتی ہے۔مجھے امید ہے کہ آپ مجھے ضرور معاف کردیں گی۔آج آپ مجھے آخری دفعہ دیکھ رہی ہیں شاید اس کے بعد آپ مجھے نہ دیکھ سکیں گی کیونکہ میں یہ شہر چھوڑ کر جارہاہوں۔جواب میں مالا کہنے لگی کہ میں نے کبھی کسی کا قرض نہیں رکھاہے۔میں روزرات کو سب کو معاف کر کے اللہ سے معافی مانگ کر سوتی ہوں۔الحمداللہ۔اللہ آپ کو ہر میدان میں کامیاب کرے اور متقین کا امام بنائے۔مالا کی اس دعا پر مبشر نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والدین اور آپ سب کی میرے حق میں کی گئی ہر دوا قبول کرلی ہے۔الحمداللہ اب میں قرآن حفظ کررہاہوں اور اب ان شاءاللہ دوسرے شہر جا کر وہاں کے معروف مدرسے میں معلم بننے کا سوچ رہاہوں۔

نبی کریم ﷺ نے اپنے مقام و مرتبہ کو ان الفاظ میں بیان فرمایا :

" مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے "

(ابن ماجہ۔229)۔

اسلام نے استاد کو روحانی والد قرار دے کر ایک قابل قدر ہستی، محترم و معظم شخصیت، مربی ومزکّی کی حیثیت عطا کی ہے۔ یہ سن کر مالا اور اس کی ماں بہت خوش ہوئی اور اسے مبار کباد دے کر واپس گھر آئیں اور دونوں نے سجدہ شکر ادا کیا کہ اللہ نے مبشر کی ماں کی دعا قبول کر لی کہ وہ مرتے دم تک اپنے بیٹے کی ہدایت کی دعا مانگتی رہیں۔۔۔۔۔۔

دوسری طرف ابان اور اس کے والدین مالا کے گھر اس کے رشتے کی بات کرنے آئے تھے۔ان کی بات سن کر مالا نے انکار کر دیا کہ میں اب بڑھاپے میں اپنی والدہ کو تن تنہا نہیں چھوڑ سکتی۔اس پر مالا کی خالہ کہنے لگی کہ بیٹا اب میں اور میری بہن بھی اکٹھے رہیں گی کیونکہ میں اب اس عمر میں اپنی بہن کو تن تنہا نہیں چھوڑوں گی۔اس پر مالا اور اس کی ماں مسکرانے لگیں اور دونوں نے سجدہ شکر ادا کیا۔مالا اور ابان کے نکاح کے لیے جمعہ کا دن رکھا گیا۔ تمام تیاریاں سادگی سے اور مالا کی مرضی اور اسلام کے احکامات کے مطابق تھیں۔اس دفعہ

تمام کچھ پہلے کی طرح تھا لیکن اس دفعہ مالا کے بابا ساتھ نہیں تھے لیکن ان کی یادیں ساتھ تھیں۔ آج بھی مالا اس دن کی طرح بہت روئی تھی۔ اس کے ساتھ ہمیشہ کی طرح یادیں تھیں جو کہ اسے آنسو دیتی تھیں۔

یادیں ہیں ہمارے ساتھ ہم تن تنہا نہیں ہیں

اللہ کی ذات ساتھ ہے ہم بے آسرا نہیں ہیں

آج بھی جب نکاح خواں اور گواہ اس کے پاس نکاح نامے پر دستخط کروانے کے لیے آئے تھے تو پہلے کی طرح آج بھی مالا کے بابا موجود نہ تھے۔ لیکن اس دفعہ ان کو تلاش نہیں کیا جا رہا تھا کیونکہ سب کو علم تھا کہ اب وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہم سے رخصت ہو چکے ہیں۔ مبشر کو بھی اس کی ممانی جان نے دوسرے شہر جانے سے روک لیا تھا اور وہ بھی مالا کی شادی میں شریک بھی تھا اور اس کے نکاح میں گواہ تھا۔ نکاح نہایت سادگی سے ہوا۔ دعوت ولیمہ میں خصوصی اہتمام کیا گیا تھا لیکن ہمیشہ کی طرح دلہن نے شرعی پردہ کیا تھا۔ جب بھی کوئی

دلہن کی تصویر لینے لگتا تو دلہن اپنی آنکھوں میں نمی لیے ہوئے پیار سے کہتی کہ
:

"میری پیاری بہن! میرا اسلام مجھے یا آپ کو تصویر بنانے کی اجازت نہیں دیتا ہے۔"

تصویر کے نام پر ہی ہمیشہ کی طرح اس کی آنکھیں نم ہو جاتی ہیں کیونکہ تصاویر کے ساتھ ہی اس کی تلخ یادیں وابستہ تھیں جنہیں وہ چاہ کر بھی اپنی سوچوں سے نکال نہ سکتی تھیں۔ دعوت ولیمہ کے بعد سب اپنے اپنے کمروں میں جا کر سو گئے۔ تہجد کے وقت مالا کے کانوں میں آواز پڑی۔ میری پیاری مالا اٹھ جایئے۔ رب سے ملاقات کا وقت ہو گیا ہے۔ اس پر مالا اٹھ گئی اور پھر وضو کرنے کے بعد دونوں نے نماز تہجد ادا کی۔ نماز تہجد ادا کرنے کے بعد دونوں میاں بیوی تلاوت قرآن پاک میں مشغول ہو گئے اور جس آیت پر دونوں کی نظر پڑی وہ یہ تھی :

" فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ "

ترجمہ :

"پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟ "

دونوں کی آنکھوں میں نمی آگئی اور پھر دونوں نے سجدہ شکر ادا کیا۔ پھر نماز فجر کی ادائیگی اور دیگر امور سے فارغ ہو کر سب ناشتے کی میز پر اکٹھے ہوئے۔ مالا اور ابان کے چہرے پر مسکراہٹ کو دیکھ کر مالا کی ماں اور خالہ خالو بھی مسکرانے لگی۔ یوں ہی سب کھانے کے میز پر بیٹھے مسکرا رہے تھے۔

ختم شد